اصول عقائد

تالیف: حضرت آیت اللہ مکارم شیرازی

ترجمہ و تدوین: معارف اسلام پبلشرز

اصول عقائد

تالیف:

حضرت آیت اللہ مکارم شیرازی

ترجمہ و تدوین:

معارف اسلام پبلشرز

بسم الله الرحمن الرحیم

مکارم شیرازی، ناصر، ۱۳۰۵ -
اصول عقائد/ تالیف مکارم شیرازی؛ ترجمه و تدوین معارف اسلام
پبلشرز.- قم: نور مطاف، ۱۴۲۲ق = ۱۳۸۰
۳۸۴ص
۱۰۰ روپے
ISBN964-93104-6-0
فهرست نویسی بر اساس اطلاعات فیپا
کتابنامه بصورت زیر نویس.
عنوان اصلی: پنجاه درس اصول عقاید.
۱. شیعه - عقاید ۲. شیعه اصول دین. الف. عنوان. ب. عنوان: معارف اسلام پبلشرز. ج. عنوان: پنجاه درس اصول عقاید. اردو.
BP۲۱۱/۵/م۷پ ۹۰۳۶ ۲۹۷/۴۱۷۲
۱۳۸۰

مؤلف: آیۃ اللہ مکارم شیرازی
مترجم: معارف اسلام پبلشرز
ناشر: نور مطاف
تاریخ اشاعت: ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ ق
تعداد: ۲۰۰۰
اشاعت: اول

جملہ حقوق طبع بحق معارف اسلام پبلشرز محفوظ ہیں۔

نواں سبق

بارہ امام

بارہ اماموں کے بارے میں روایات

حضرت امیر المومنین علیؑ کی بلا فصل خلافت اور امامت کو ثابت کرنے کے بعد اب ہم باقی (گیارہ) آئمہ معصومینؑ کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں۔

اس سلسلہ میں مختصر گفتگو یہ ہے کہ:

آج ہمارے سامنے اہل سنت اور اہل تشیع کی کتابوں میں بیان کردہ ایسی متعدد احادیث موجود ہیں جو پیغمبرؐ کے بعد بارہ خلفاء اور ائمہؑ کی خلافت و امامت کے بارے میں ہماری مکمل راہنمائی کرتی ہیں۔

یہ احادیث اہل سنت کی انتہائی مشہور اور اہم کتب احادیث مثلاً صحیح بخاری، صحیح ترمذی، صحیح مسلم، صحیح ابی داؤد، اور مسند احمد، وغیرہ میں نقل کی گئی ہیں۔

''منتخب الاثر'' نامی کتاب میں اس موضوع پر دوسو اکہتر (۲۷۱) احادیث نقل کی گئی ہیں جن میں سے اکثر برادران اہل سنت کی کتابوں سے جبکہ باقی علماء اہل تشیع کی کتابوں سے نقل کی گئی ہیں۔

مثلاً اہل سنت کی سب سے زیادہ مشہور کتاب صحیح بخاری میں ایک حدیث ان الفاظ میں نقل کی گئی ہے کہ:

جابر بن سمرۃ کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبرؐ سے سنا تھا وہ فرما رہے تھے:

"یکون اثنا عشر امیراً۔ فقال کلمة لم اسمعها۔ فقال ابی انه قال کلهم من قریش"

میرے بعد بارہ "امیر" ہونگے۔ اس کے بعد ایک جملہ ارشاد فرمایا جو میں نہ سن سکا۔ لیکن میرے باپ نے کہا کہ پیغمبرؐ نے فرمایا تھا یہ سب قریش کے خاندان سے ہونگے (۱)

اس حدیث کو "صحیح مسلم" میں بھی کچھ الفاظ کے اضافہ کیساتھ نقل کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ! "جابر بن سمرۃ" کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبرؐ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا!

"لا یزال الاسلام عزیزاً الی اثنا عشر خلیفة ثم قال کلمة لم افهمها فقلت لابی ما قال فقال کلهم من قریش"

اسلام ہمیشہ عزیز رہے گا یہانتک کہ میرے بارہ خلیفہ ہونگے۔ اس کے بعد ایک جملہ ارشاد فرمایا جسے میں سمجھ نہ سکا اور میں نے اپنے باپ سے اس جملے کی وضاحت پوچھی تو انہوں نے کہا، پیغمبرؐ نے فرمایا کہ یہ سب (خلفاء و امام) قبیلہ قریش سے ہونگے (۲)

---

۱) صحیح بخاری ج/۹ کتاب الاحکام صفحہ ۱۰۰

۲) صحیح مسلم، کتاب الامارہ باب الناس تبع قریش۔

اہل سنت کی کتاب "مسند احمد" میں مشہور صحابی "عبداللہ بن مسعود" سے ایک روایت یوں نقل کی گئی ہے کہ پیغمبرؐ سے ان کے خلفاء کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا: "اثنا عشر کعدۃ نقباء بنی اسرائیل" میرے خلفاء کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء اور رؤساء قوم کی طرح بارہ (۱۲) ہوگی (۱)

مذکورہ احادیث کا مفہوم

تمام مذکورہ احادیث کہ جن میں سے بعض میں اسلام کی عزت کا دارومدار بارہ آئمہ کے ذریعے قرار دیا گیا ہے اور دیگر احادیث میں دین اسلام کی قیامت تک بقاء وحیات بارہ خلفاء کی مرہون منت قرار دی گئی ہے جو سب قریش سے ہونگے اور بعض احادیث میں ان تمام بارہ آئمہ کو "خاندان بنی ہاشم" سے قرار دیا گیا ہے۔ ان تمام احادیث کو انکے حقیقی معانی کیساتھ اگر کسی مذہب نے سمجھا ہے اور اسکو اختیار کیا ہے تو وہ مکتب ومذہب "اہل تشیع کا مذہب" ہے، جبکہ دیگر مذہب کے علماء ان احادیث کی صحیح توضیح کے سلسلہ میں پریشانی کا شکار ہیں کہ آیا خلفاء (اور آئمہ) سے مراد پہلے چار خلفاء اور پھر بنی امیہ و بنی عباس کے خلفاء ہیں؟

(یہ قطعاً درست نہیں ہے کیونکہ) ہم جانتے ہیں کہ نہ تو پہلے خلفاء کی تعداد بارہ تھی اور نہ ہی خلفاء بنی امیہ یا خلفاء بنی عباس یا دونوں قسم کے خلفاء کو جمع کرنے سے احادیث میں مذکور تعداد پوری ہو سکتی ہے۔

---

۱) مسند احمد ج/۱ صفحہ ۳۹۸

اس کے علاوہ بنی امیہ میں "یزید" جیسے افراد جبکہ خلفاء بنی عباس میں "منصور دوانیقی" اور "ہارون الرشید" جیسے افراد بھی خلیفہ بنے تھے کہ جنکے ظلم وستم، اسکبار وتباہ کاریوں اور جنایات میں شک وتردید نہیں ہے، لہٰذا یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ان کا شمار خلفاء پیغمبرؐ اور اسلام کی عزت وسربلندی کے لئے کام کرنے والی قابل فخر شخصیات میں کیا جاسکے، مقام وولایت وخلافت کا معیار ہم جس حد تک بھی نیچے لے آئیں پھر بھی یہ اور انکی قسم کے دیگر افراد اس الٰہی عہدہ کیلئے قطعاً غیر موزوں ہیں۔

لہذا اس تمام بحث کے بعد خلفاء کا عدد (یعنی بارہ) صرف اہل تشیع کے بارہ ائمہ سے ہی مکمل ہو سکتا ہے۔

یہ بحث ہم اہل سنت کے ایک معروف وبزرگ عالم کی زبان سے ہی پیش کرتے ہیں۔

"سلمان بن ابراہیم قندوزی حنفی" اپنی کتاب "ینابیع المودۃ" میں فرماتے ہیں:

بعض محققین کہتے ہیں کہ: وہ احادیث جو کہ رسول اللہ کے بعد خلفاء کی تعداد "بارہ" بتاتی ہیں بہت ہی مشہور ہیں اور بہت سے مختلف طریقوں سے ہم تک پہنچی ہیں، گزرتے زمان کے ساتھ جو ہم نے تحقیق کی ہے اس سے صرف ایک بات واضح ہوتی ہے کہ رسول اللہ کی اس حدیث سے مراد انکے اہل بیت وعترت میں سے بارہ جانشین ہیں۔ لہذا یہ بات ممکن ہی نہیں ہے کہ ان احادیث سے مراد "خلفاء راشدین (پہلے چار خلفاء) ہوں" کیونکہ وہ "چار" تھے ان احادیث سے مراد "خلفاء بنی امیہ" بھی نہیں ہے کیونکہ ان کی تعداد بارہ سے زیادہ تھی اور "عمر بن عبدالعزیز" کے علاوہ وہ سب ظالم وستمگر تھے اور تیسری بات یہ کہ وہ بنی ہاشم میں سے نہیں تھے اور پیغمبرؐ فرما چکے تھے کہ وہ (بارہ ائمہ) بنی ہاشم سے ہونگے جیسا کہ "عبدالملک بن عمر" نے "جابر بن سمرہ" سے نقل کیا ہے، اور پیغمبر اسلام کا اس سوال "کہ یہ

بارہ خلفاء کس خاندان سے ہونگے" کے جواب میں آہستہ آواز میں جواب فرمانا بتاتا ہے کہ بنی ہاشم کی خلافت پر دیگر قبائل کے اکثر افراد خوش نہ تھے، اسی طرح یہ احادیث "بنی عباس" پر بھی منطبق نہیں ہوسکتیں کیونکہ نا صرف انکی تعداد بارہ سے زیادہ تھی بلکہ انہوں نے آیت مودت: قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربیٰ (سورہ شوریٰ آیت ۲۳) پر عمل نہیں کیا اور "حدیث کسا" کو پس پشت ڈال دیا۔

ان وجوہات کی بنیاد پر یہ حدیث صرف پیغمبرؐ کے اہل بیت وعترت میں سے منتخب بارہ ائمہ پر ہی صددرصد منطبق ہوسکتی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔

کیونکہ یہ تمام بارہ ائمہ علم ودانش کے اعتبار سے سب سے بڑے عالم ہیں زہد وتقویٰ کے اعتبار سے سب سے بڑے زاہد وپارسا ہیں حسب ونسب کے اعتبار سے سب سے بلند رتبہ پر فائز ہیں، اوران سب نے تمام علوم وفنون کو اپنے "جد رسول اللہ" سے وراثت میں حاصل کیا ہے۔

حدیث ثقلین اور دیگر احادیث جو کہ پیغمبر اسلامؐ سے ہم تک پہنچی ہیں وہ تمام ہماری اس بات کی تائید کرتی ہیں(۱)

ایک دلچسپ بات کہ جو حجاز ومکہ کے سفر کے دوران بعض علماء حجاز سے گفتگو کرتے ہوئے مجھے پیش آئی "وہ بارہ آئمہ سے متعلق وارد احادیث کی ایک اور تفسیر پیش کرتے ہیں جس کو سننے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ان احادیث کے مسئلہ میں انہوں نے کتنی سخت اور

---

۱) ینابیع المودۃ صفحہ ۴۴۳۔

ناقابل حل مشکل کا سامنا کیا ہے اور کررہے ہیں، انکا کہنا تھا کہ ان احادیث میں جو بارہ خلفاء کا کہا گیا ہے ان میں سے چار خلفاء وہ ہیں کہ جو اسلام کے ابتدائی دور میں گزر چکے ہیں جبکہ دیگر آٹھ خلفاء آئندہ ظاہر ہونگے!

اسطرح سے پیغمبر کی حدیث میں بیان کردہ بارہ خلفاء کی طرف وہ (دانستہ) توجہ نہیں کرتے، ہم کہتے ہیں کہ کیا ہم بارہ ائمہ کے بارے میں احادیث کہ جو صددرصد اہل تشیع کے بارہ ائمہ پر منطبق ہوتی ہیں انکو چھوڑ کر ان افراد کی گفتگو سنیں اوران ابحاث میں چلے جائیں کہ جنکی مشکلات ہم پر واضح ہیں؟

آئمہ کے ناموں کیساتھ انکا انتخاب

اس مقام پر قابل ذکر بات یہ ہے کہ پیغمبر گرامی اسلام کی بعض روایات جو کہ اہل سنت کے ذرائع سے ہم تک پہنچی ہیں ان میں صراحت کے ساتھ بارہ آئمہ کے نام بیان ہوئے ہیں اور انکی خصوصیات کا بھی تفصیلی ذکر موجود ہے!

اہل سنت کے مشہور عالم "شیخ سلمان قندوزی" اپنی کتاب "ینابیع المودۃ" میں رقمطراز ہیں:

"نعثل" نام کا ایک یہودی پیغمبرؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے چند سوالات کے دوران اس نے پیغمبرؐ سے ان کے اوصیاء اور خلفاء کے متعلق سوال کیا تو پیغمبرؐ نے اپنے جانشینوں کا تعارف ان الفاظ میں کروایا۔

"ان وصیی علی بن ابی طالب و بعده
سبطای الحسن والحسین تلوه تسعة ائمة

من صلب الحسين. قال یا محمد فسمهم لی: قالَ اذا مضى الحسين فابنه علی، فاذا مضى علی فابنه محمد، فاذا مضی محمد فابنه جعفر، فاذا مضى جعفر فابنه موسى، فاذا مضى موسى فابنه علی، فاذا مضى علی فابنه محمد، فاذا مضی محمد فابنه علی، فاذا مضى علی فابنه الحسن، فاذا مضى الحسن فابنه الحجة محمد المهدى (ع) الى فهؤلاء اثنا عشر"

میرے وصی علی بن ابی طالب ہیں انکے بعد میرے دو فرزند (نواسے) حسن اور حسین ہونگے اور حسینؑ کے بعد نو امام انکی نسل سے ہونگے، یہودی نے عرض کیا کہ ان نو آئمہ کے نام بھی بیان فرمادیں آپؐ نے فرمایا: جب حسینؑ دنیا سے رخصت ہونگے تو انکے فرزند علی (زین العابدینؑ) ہونگے اور جب علی دنیا سے رخصت ہونگے تو انکے فرزند محمد (الباقرؑ) ہونگے اور جب محمدؑ دنیا سے رخصت ہونگے تو انکے فرزند جعفر (الصادقؑ) ہونگے اور جب جعفرؑ دنیا سے رخصت ہونگے تو انکے فرزند موسیٰ (الکاظمؑ) ہونگے اور جب موسیٰؑ دنیا سے رخصت ہونگے تو انکے فرزند علی الرضاؑ اور جب علیؑ دنیا سے رخصت ہونگے تو انکے فرزند محمد (الجوادؑ) ہونگے اور جب محمدؑ دنیا سے رخصت ہونگے تو انکے فرزند علی (الہادیؑ) ہونگے اور جب علیؑ دنیا سے رخصت ہونگے تو انکے فرزند حسن (العسکریؑ) جانشین ہونگے اور جب حسنؑ

دنیا سے رخصت ہونگے تو انکے فرزند حجت خدا محمد المہدی عج اللہ فرجہ جانشین ہونگے اور اس طرح سے بارہ ائمہ میرے بعد ہونگے (۱)

نیز اسی کتاب "ینابیع المودۃ" میں کتاب "مناقب" سے بھی ایک حدیث نقل کی گئی ہے جس میں بارہ ائمہ کے "اسماء مبارک" انکے "القاب" سمیت بیان کئے گئے ہیں اور حضرت امام (مہدی) کے بارے میں ان کی غیبت اور ان کے انقلاب اور ان کے زمین کو عدل وانصاف سے پر کردینے اور ظلم وستم کو اسکی جڑ سے ختم کردینے کی بشارت دی گئی ہے (۲) البتہ اہل تشیع کے ذرائع میں اس حوالے سے بہت سی احادیث ہیں کہ جو تواتر کی حد سے بھی بڑھ گئی ہیں (غور کریں)

جو شخص مرجائے اور اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل نہ کرے......

دلچسپ اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ اہل سنت کی کتابوں میں پیغمبر اسلام کی احادیث میں سے یہ حدیث بھی موجود ہے:

"من مات بغير امام مات ميتة جاهلية"

جو شخص (اپنے زمانے کے) امام کے (یعنی امام کی معرفت کے) بغیر مرگیا اس کی موت جاہلیت کی موت ہے (۳)

یہی حدیث اہل تشیع کی کتابوں میں ان الفاظ سے ذکر کی گئی ہے۔

---

۱) ینابیع المودۃ صفحہ ۴۴۳۔

۲) ینابیع المودۃ صفحہ ۴۴۳۔

۳) المعجم المفہرس لالفاظ الاحادیث النبوی جلد ۶ صفحہ ۳۰۲۔

"من مات ولم يعرف امامه مات ميتة جاهلية"

جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل نہیں کی تو اسکی موت جاہلیت کی موت ہے(۱)

یہ حدیث واضح طور پر ہمیں اس بات سے آگاہ کرتی ہے کہ ہر دور اور ہر زمانے میں ایک معصوم امام موجود ہوتا ہے اور لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس کی معرفت حاصل کریں اور اگر انہوں نے اپنے زمانے کے معصوم امام کی معرفت حاصل نہ کی تو یہ بات اتنی نقصان دہ ہے کہ اسے کفر اور جاہلیت کی سرحد تک پہنچا دے گی۔

کیا اس حدیث میں امام و پیشوا سے مراد وہ لوگ ہیں جو حکومتوں کے سربراہ ہوں جیسے چنگیز خان، ہارون اور ان جیسے دیگر لوگ؟ بلا شک و شبہ اس سوال کا جواب نفی میں ہے کیونکہ اکثر حکمران غیر صالح، ظالم و ستمگر اور کبھی شرق و غرب سے وابستہ اور اغیار کی سیاست پر عمل کرنے والے تھے اور ہیں لھذا بغیر کسی شک کے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان اشخاص (حکمران) کی معرفت اور ان سربراہان کی امامت پر اعتقاد لوگوں کو جہنم میں بھیج دیتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ: ہر دور اور ہر زمانے میں ایک معصوم امام موجود ہوتا ہے لھذا لوگوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ اسکو تلاش کر کے اسکی معرفت حاصل کریں اور اسکی امامت کو تسلیم کریں۔

اسکے علاوہ ہر امام معصوم کی امامت نا صرف قرآنی نصوص سے ثابت ہے بلکہ ان احادیث اور روایات سے بھی ثابت ہے جو ہر سابق امام سے آنے والے امام کے بارے میں ہم تک پہنچی ہیں نیز ائمہ کے معجزات بھی اس بات کو ثابت کرتے ہیں۔

---

۱) بحار الانوار ج/۶ (چاپ قدیم) صفحہ ۱۶

سوچیے اور جواب دیجیے۔

۱) بارہ اماموں (ائمہ اثنا عشر) کے بارے میں روایات کن کتابوں میں نقل کی گئی ہیں؟

۲) ان احادیث کا مفہوم بیان کریں؟

۳) ان احادیث و روایات کے بارے میں کی گئی غیر مناسب توجیہات کونسی ہیں بیان کریں؟

۴) کیا اہل سنت کی ذکر کردہ احادیث میں بھی بارہ اماموں کا نام بیان ہوا ہے؟

۵) بارہ اماموں (ائمہ اثنا عشر) کے اثبات کے اور کونسے ذرائع ہیں بیان کریں؟